3۔ ناگہ چمن میں جب وہ گل اندام آگیا

شیخ غلام ہمدانی مصحفیؔ

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
ناگہ	اچانک	کف	ہتھیلی، جھاگ
گل اندام	پھول جسم والا، محبوب	لبِ بام	کوٹھے یا چھت کا کنارہ
شکست رنگ	رنگ اُڑجانا	اسیر	قیدی
پُر خمار	نشیلی	قطع	ترکِ ملاقات، کاٹنا، چھوڑنا

اشعار کی تشریح:

شعر نمبر۔1

ناگہ چمن میں جب وہ گل اندام آگیا　　گل کو شکستِ رنگ کا پیغام آگیا

تشریح:

شاعر شیخ غلام ہمدانی مصحفیؔ اس غزل کے مقطع میں اپنے محبوب کے حُسن جمال کی تعریف کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میرا محبوب ایک کلی ہے۔ کہ اگر سخت ہاتھوں سے پکڑا جائے تو وہ نازک کلی ٹوٹ جائے۔ شاعر کہتا ہے کہ میرا محبوب پھول سے بھی زیادہ خوبصورت اور پُرکشش ہے۔میرے محبوب کے سامنے کوئی بھی خوبصورتی معنی نہیں رکھتی۔ اسی لیے جب ایک دن میرا محبوب باغ میں اچانک داخل ہوا تو سارے پھول میرے محبوب کے حُسن کی تاب نہ لاسکے۔ میرے محبوب کی خوبصورتی نے اس چمن کے پھولوں کی خوبصورتی کو شکست دے دی۔اس چمن کے پھول میرے محبوب کی خوبصورتی دیکھ کر حیران ہوگیے کہ ہمارے علاوہ بھی اس چمن میں خوبصورتی موجود ہے۔ شاعر اس چمن کے خوبصورت پھولوں سے

مخاطب ہوکر کہتا ہے کہ اے پھول تو اپنی خوبصورتی اور نازک طبیعت کی وجہ سے بہت مشہور ہے۔ لیکن دیکھ آج تیری خوبصورتی میرے محبوب کی خوبصورتی کے آگے دم توڑ گی۔

شعر نمبر۔2

اٹھا جو صبحِ خواب سے وہ مست پُرخمار　　خور شید کف کے بیچ لیے جام آگیا

تشریح:

اس شعر میں شاعر شیخ غلام ہمدانی مصحفیؔ اپنے محبوب کی نیند سے.بیداری کی تصویر کشی کرتے ہوئے کہتا ہے کہ جب میرا محبوب صبح نیند سے.بیدار ہوتا ہے تو ساری رات جاگنے کی وجہ سے اس کی آنکھیں خُمار آلود ہوتی ہیں۔ شاعر کہتا ہے کہ میرا محبوب جب جاگتا ہے تو اس کے چہرے کی رونق اور چمک ایسی ہوتی ہے کہ سورج بھی شرما جاتا ہے۔ میرے محبوب کے آفتاب جیسے چہرے پر اس کی خُمار آلود آنکھیں شراب کے جام جیسی معلوم ہوتی ہیں۔

شعر نمبر۔3

افسوس ہے کہ ہم تور ہے مستِ خواب صبح　　اور آفتابِ عمر لبِ بام آگیا

تشریح:

شاعر شیخ غلام ہمدانی مصحفیؔ اس شعر میں افسوس کے ساتھ کہتے ہیں کہ انسان اپنی پوری زندگی عیش وعشرت میں گزار دیتا ہے۔جب انسان پر جوانی کا جنون ہوتا ہے تو وہ اپنے جیسا کسی کو نہیں سمجھتا اور اس جنون میں ایسے کام کرتا ہے جس کے انجام بہت ہی بُرے ہوتے ہیں۔ لیکن اس وقت جوانی کے نشے میں دھت یہ انسان اپنے سوچنے سمجھنے کی صلاحتیں کھو دیتا ہے۔ لیکن جب وہ اپنی عمر کے آخری حصے میں پہنچتا ہے تو اسے محسوس ہوتا ہے کہ میں نے تو ساری زندگی برباد کی۔ کوئی ڈھنگ کا کام نہ کرسکا۔شاعر کہتا ہے کہ انسان اگر جوانی میں کچھ ایسے عمل کرلے تو آخری عمر یعنی بڑھاپے میں افسوس نہ کرنا بڑے۔

شعر نمبر۔4

ہے جائے رحم حال پہ یاں اُس اسیر کے　　جوگرتے ہی ہوا سے تہہِ دام آگیا

تشریح:

شاعر شیخ غلام ہمدانی مصحفیؔ اس شعر میں کہتا ہے کہ مصحفی کی زندگی ناآسودگی اور تلخیوں کا مجموعہ تھی۔ اس نے اپنی زندگی میں انتہائی مشکل حالات دیکھے۔ شاعر کہتا ہے کہ میں نے دنیا کے مختلف حصوں میں وقت گزارا اور وہاں کے حالات خود اپنی آنکھوں سے دیکھے اور اُن حالات کی گرمی اور سخت حالات کو برداشت کیا۔ یہی وجہ ہے کہ مصحفی کی شاعری میں کم نصیبی کے شکوے اور حسرت بھرے لہجے ملتے ہیں۔ ان سب حالات نے شاعر کی زندگی میں بہت گہرا اثر ڈالا۔ شاعر اس شعر میں بھی کچھ ایسے حالات و واقعات.بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ میرے لیے وہ سب چیزیں چاہے وہ پرندہ ہو یا انسان سب کے سب قابل رحم ہیں۔جو کہ مجبوری کے عالم میں اپنا آپ کسی کے حوالے کردیتے ہیں۔ شاعر کہتا ہے کہ مجھے اس پرندے پر رحم آتا ہے جو نیچے آتے ہی دام میں پھنس جاتا ہے۔

شعر نمبر۔ 5

سمجھو خدا کے واسطے پیار بُرا نہیں　　دوران،　　اگر کسی کے کوئی کام آگیا

تشریح:

شاعر شیخ غلام ہمدانی مصحفیؔ اس شعر میں انسان کو تلقین کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اے انسان تو اپنے لیے ساری عمر جیتا ہے۔ دن رات اپنے لیے محنت کرتا ہے۔ شاعر کہتا ہے اے انسان ایسے لوگ تو بہت ہیں جو اپنے لیے جیتے ہیں۔ مزہ تو تب ہے کہ تو دوسروں کے لیے جیے۔ شاعر کہتا ہے اللہ تعالی کے ہاں سب سے زیادہ محبوب بندہ وہ ہے جو دوسرے بندوں کے کام آتا ہے۔ اس زندگی میں اگر تم کسی کے کام آو گے تو تمہارا یہ عمل سب سے بڑھ کر ہوگا اور تمہارا یہ عمل دنیا وآخرت میں تمہارے کام آئے گا۔ اس میں بُرائی کی کوئی بات نہیں ہے کہ ایک انسان دوسرے انسان کی مدد کرے۔ مدد کرنے سے انسان کی عزت میں اضافہ ہوتا ہے۔ اسی لیے شاعر کہتا ہے کہ اے انسان زندگی موت کا کوئی علم نہیں جتنے اچھے کام کرسکتا ہے کرلے۔ یہی عمل تجھے آخرت میں کام آیں گے۔

شعر نمبر۔ 6

کر قطع کب گیا ترے کوچے سے مصحفیؔ؟　　گر صبح کو گیا،وہیں پھر شام آگیا

تشریح:

شاعر شیخ غلام ہمدانی مصحفیؔ کہتے ہیں کہ اے محبوب تیرے ظلم کی کثرت کی وجہ سے میں ہر روز اس بات کا ارادہ کرتا ہوں کہ تیرا شہر تیری گلی ہی چھوڑ کے چلے جایں گے۔ لیکن میری لاکھ کوششوں کے باوجود جب مجھے تیرے دیدار کی طلب ہوتی ہے تو میرے ارادے دم توڑ جاتے ہیں اور میں بے خود تیری گلی کی جانب چل پڑھتا ہوں۔ تیرے دیدار کی طلب مجھے اتنا تنگ کرتی ہے کہ میں انتہائی کوشش کے باوجود تیری گلی نہیں چھوڑ سکتا۔ شاعر کہتا ہے تجھ سے قطع تعلق کرنا میرے بس میں نہیں ہے۔ تو میری روح کا حصہ بن چکا ہے۔ مصحفی کے لیے ممکن ہی نہیں کے وہ اپنے محبوب سے تعلق توڑدے۔

مشق

سوال نمبر ۱۔ مصحفیؔ کی شامل نصاب غزل میں جو تراکیب استعمال ہوئی ہیں اُنھیں تحریر کریں۔

جواب: مصحفیؔ کی غزل میں یہ تراکیب شامل ہیں۔ گل اندام، شکستِ رنگ، صبح خواب، مست پرخمار، مستِ خواب صبح، آفتاب عمر، لبِ بام، جائے رحم، تہہ دام۔

سوال نمبر ۲۔ مصحفیؔ کی غزل میں ردیف اور قافیوں کی نشان دہی کریں۔

جواب: مصحفیؔ کی غزل میں "آگیا" ردیف ہے۔

جب کہ قافیے حسبِ ذیل ہیں: گل ندام، ندام، پیغام، جام، بام، دام، کام، شام، قوافی ہیں۔

سوال نمبر ۳۔ اس غزل میں سے چند مرکباتِ اضافی لکھیں۔

جواب: شکستِ رنگ، کف کے بیج، مستِ خواب صبح، آفتاب عمر، لبِ بام، تہہ دام۔

سوال نمبر ۴۔ ان مصرعوں کا مفہوم واضح کریں۔

(الف) گل کو شکستِ رنگ کا پیغام آیا

(ب) خورشید کف کے بیج لیے جام آگیا

(ج) جو گرتے ہی ہوا سے تہہِ دام آگیا

جواب: (الف) گل کو شکستِ رنگ کا پیغام آیا

تشریح:

شاعر کہتے ہیں کے میرے محبوب کے سامنے کوئی بھی خوبصورتی معنی نہیں رکھتی۔ اسی لیے جب ایک دن میرا محبوب باغ میں اچانک داخل ہوا تو سارے پھول میرے محبوب کے حسن کی تاب نہ لاسکے۔ میرے محبوب کی خوبصورتی نے اس چمن کے پھولوں کی خوبصورتی کو شکست دے دی۔اس چمن کے پھول میرے محبوب کی

خوبصورتی دیکھ کر حیران ہوگئے کہ ہمارے علاوہ بھی اس چمن میں خوبصورتی موجود ہے۔ شاعر اس چمن کے خوبصورت پھولوں سے مخاطب ہوکر کہتا ہے کہ اے پھول تو اپنی خوبصورتی اور نازک طبیعت کی وجہ سے بہت مشہور ہے۔ لیکن دیکھ آج تیری خوبصورتی میرے محبوب کی خوبصورتی کے آگے دم توڑ گئی۔

(ب) خورشید کف کے بیج لیے جام آگیا

تشریح:

شاعر کہتا ہے کہ میرا محبوب جب جاگتا ہے تو اس کے چہرے کی رونق اور چمک ایسی ہوتی ہے کہ سورج بھی شرما جاتا ہے۔ میرے محبوب کے آفتاب جیسے چہرے پر اس کی خمار آلود آنکھیں شراب کے جام جیسی معلوم ہوتی ہیں۔

(ج) جو گرتے ہی ہوا سے تہہِ دام آگیا

تشریح:

یہی وجہ ہے کہ مصحفی کی شاعری میں کم نصیبی کے شکوے اور حسرت بھرے لہجے ملتے ہیں۔ ان سب حالات نے شاعر کی زندگی میں بہت گہرا اثر ڈالا۔ شاعر اس شعر میں بھی کچھ ایسے حالات و واقعات بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ میرے لیے وہ سب چیزیں چاہے وہ پرندہ ہو یا انسان سب کے سب قابل رحم ہیں۔جو کہ مجبوری کے عالم میں اپنا آپ کسی کے حوالے کردیتے ہیں۔ شاعر کہتا ہے کہ مجھے اس پرندے پر رحم آتا ہے جو نیچے آتے ہی دام میں پھنس جاتا ہے۔

سوال نمبر ۵۔ درج ذیل الفاظ وتراکیب کو جملوں میں استعمال کریں۔

گل اندام، پرخمار، کف، تہہ دام، اسیر، آفتابِ عمر۔

الفاظ وتراکیب	جملے
گل اندام	شاعر کو اس کے گل اندام محبوب کی یاد ہمیشہ ستائے رکھتی ہے۔
پرخمار	شاعر کے محبوب کی آنکھیں ہمیشہ پر خمار رہتی ہیں۔
کف	اگر طالب علم اپنی پڑھائی پر توجہ دیتا تو آج فیل ہونے پر کفِ افسوس نہ ملتا۔
تہہ دام	پرندہ شکاری کے جال میں تہہ دام آگیا۔

اسیر	اپنی خواہشات کا اسیر انسان زندگی میں کبھی کامیاب نہیں ہوتا
آفتاب عمر	آفتاب عمر ڈھلنے لگتا ہے تو انسان کو اپنی بھولی ہوئی زندگی کے برے اعمال یاد آجاتے ہیں

سوال نمبر ۶۔ مصحفیؔ کی غزل کے دوسرے شعر میں جس صنعت کا استعمال ہوا ہے، اس کی تعریف کریں اور دو مثالیں دیں۔

جواب: مصحفیؔ کی غزل کا دوسرا شعر مندرجہ ذیل ہے:

؎ اٹھا جو صبح خواب سے وہ مست پرخمار خورشید کَف کے بیج لیے جام آگیا

اس شعر میں صنعت مراعاۃالنظیر کا استعمال ہوا ہے۔

جواب: مراعاۃالنظیر:

جب شاعر شعر کے پہلے مصرے میں کوئی لفظ لاتا ہے اور پھر دوسرے مصرع میں اس لفظ سے متعلق دوسری چیزوں کا ذکر کرتا ہے۔ تو اسے مراعاۃالنظیر کہتے ہیں۔ مثلاً اقبال کے اس شعر میں پہلے مصرع میں فرہاد کا ذکر ہے اور دوسرے مصرع میں اس سے متعلق اشیا کا بیان ہے۔

مثال نمبر۱۔ ؎ زندگانی کی حقیقت کوہ کن کے دل سے پوچھ
جوئے شیر وتیشہ وسنگِ گراں ہے زندگی

مثال نمبر ۲۔ ؎ آشنا اپنی حقیقت سے ہوا، دہقاں ذرا
دانہ بھی تو، کھیتی بھی تو، حاصل بھی تو

اس شعر میں دہقان کی مناسبت سے دانہ، کھیتی، باراں اور حاصل (فصل) کا ذکر کیا گیا ہے۔

شعر:

وہ کلامِ موزوں جو با مقصد ہو، ایک خیال کو ظاہر کرے اور جس کے دونوں مصرع ایک ہی وزن میں ہوں "شعر" کہلاتا ہے۔

Page 3 / 3